سوال

(401) سلف عصر حاضر کی کتابوں کا مطالعہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو ہم عصر مبلغین کی کتابوں سے نفرت کرتا اور سلف کی کتابوں کے مطالعہ اور ان سے پروگرام اخذ کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہے ؟ کتب سلف اور ہم عصر مبلغین و مفکرین کی کتب کے بارے میں صحیح نقطہء نظر کیا ہونا چاہیے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میری رائے یہ ہے کہ ہر چیز سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ دعوت کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے اخذ کیا جائے بلاشک وشبہ ہم سب کی یہی رائے ہونی چاہیے ۔ پھر اس کے بعد اس کا درجہ ہے جو خلفائے راشدین 'صحابہ کرام اور اسلام کے آئمہ سلف سے منقول ہو،

متاخرین اور معاصرین جن امور کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں ' تو یہ وہ امور ہیں جو انہی کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور یہی لوگ ان کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں لہذا اگر اس پہلو سے انسان ان کی کتابوں سے استفادہ کرے ۔ تو وہ اپنے وافر حصہ کو حاصل کر لیتا ہے 'لیکن ہم سب یہ جانتے ہیں کہ معاصرین نے بھی سابقہ لوگوں سے علم حاصل کیا ہے ۔ تو ہم بھی اسی جگہ سے کیوں نہ لیں 'جہاں سے انہوں نے حاصل کیا ہے البتہ جدید امور کے بارے میں یہ زیادہ بہتر جانتے ہیں اور پھر سلف کے زمانہ میں تو یہ جدید امور بالکل اسی شکل و صورت میں معروف نہ تھے 'اس لیے میری رائے یہ ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ دونوں خوبیوں کو یکجا کرے 'یعنی اولاً تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر اعتماد اور ثانیاً سلف صالحاً 'خلفائے راشدین 'صحابہ کرام اور مسلمانوں کے آئمہ کے کلام سے استفادہ کرے اور پھر معاصر علماء نے ان جدید مسائل کے بارے میں جو لکھا ہے 'اسے بھی پڑھے کیونکہ یہ مسائل اپنی اسی شکل وصورت میں سلف کے زمانے میں معروف نہ تھے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص310

محدث فتویٰ